



۱
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲
رسول اللہ کے چند رسول اللہ کی

۳
الوہابیہ سے مراد لے قلوٹ

۴
مجموعہ کتب کا مطلب و حامل و قاری

آئینہ الہدایت

مصنفہ

علامہ محمد اعظم سعیدی الہ آبادی

چیرمین اسلامک ریسرچ کمیٹی پاکستان

شائع کردہ

انجمن لائبریری مسی اللہ والی ٹیونسٹیا لائن کراچی ۷۵

تقریظ

از ادیب شہید جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب فیضی بی اے آنر

محترم علامہ محمد اعظم سیدی جو کہ ایک سچے پورے خطیب اور منجے
ہوئے ادیب ہیں میں نے موصوف کی اکثر مطبوعہ وغیرہ مطبوعہ کتب کا
مطالعہ کیا ہے، علامہ سیدی صاحب مذہبی و سیاسی ہر دو محاذوں پر
مہارت تامہ رکھتے ہیں علامہ موصوف کا زیر نظر رسالہ آئینہ الہدایت میں
نے حرف بحرف پڑھا تو مسترت و انبساط کی ہر دو رنگی کے اعلا حضرت سیدی الشاہ
احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے مشن کو بخیر نہیں
اچھوٹے دیا گیا بلکہ اس ناؤ کو مزید سنبھالا دیکر منہ کی مقصود کی جانب بچانے
کی سعی تبلیغ کا جاری ہے جب کہ موجودہ دور میں دیوبند کی مودودی اور
الہادیث مسلک حقہ اہلسنت و جماعت بریلوی کے خلاف پس پردہ
سائنشوں کے جال بھیل رہے ہیں، اگر ان بد مذہبوں کی کتابوں کی ورق
گردانی کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سنیوں کے بائیس کتنا بغض و کینہ اور
حسد ان کے دلوں میں بھرا ہوا ہے اہل سنت کے ساتھ میل جول نشست
برخواست ناجائز سمجھتے ہیں۔ سنیوں کے مقابلے میں کافروں کے ساتھ تعاون
کو اچھا گردانتے ہیں سنیوں کے جنازے میں شرکت کو حرام کہتے ہیں

اور سنیوں سے ترک موالات یعنی عدم تعاون کی تعلیم دیتے ہیں اور
سنیوں کے ساتھ نکاح ناجائز سمجھتے ہیں بلکہ اگر بھولے سے کسی بد مذہب کا
نکاح سنی مسلمان سے ہو گیا تو نکاح کو فاسد سمجھتے ہیں الغرض اس رسالے میں
جن امور کی نشان دہی کی گئی ہے وہ علماء و عوام اہلسنت کے لئے ایک گرانتقد
سرمایہ ہے اللہ تعالیٰ اس رسالے سے مسلمانوں کو نفع پہنچائے نیز علامہ
سیدی صاحب نے اس رسالہ کی ترتیب میں جو عرق ریزی کی ہے معلوم
ہوتا ہے کہ بحر و خار کو کوڑے میں بند کر دیا ہے زبان میں سلاست اور
قلم میں روانگی و لطافت نے رسالہ کو چار چاند لگا دیے ہیں مولانا کے
جس مسلسل کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ سیدی صاحب کا مستقبل
تابناک ہے۔ اللہ زور ظلم مزید رحمت فرمائے۔

بقلم خود

کلیہ

اگر دنیا میں دجل و فریب زیادہ ہو جائے تو صاحب متاع کے اوزان سے اعتبار و یقین غنفاء ہو جاتا ہے ایسے نازک مرحلہ میں بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ مشتری ہی کے اوزان سے مہینچ کا وزن کیا جائے اور خود اسی کے مکیاں سے اس کو ناپا جائے تاکہ حق اس طرح عیاں ہو جائے جس طرح بدلی سے چاند

تجربہ

اسی لئے عقائد تجدید کو اپنی کتاب سے منقول کیا گیا ہے تاکہ کسی ایسے غیرے کو انگشت بنائی کا موقع نہ ملے۔
اصطلاح عام میں اسی کا نام ہے اپنا آئینہ اپنا چہرہ

احقر لولہ الاختیار

محمد اعظم سقیری الہ آبادی

سربراہ

فرماندہ اصلاح معاشرہ الانس

۱۲/۱۱

پس منظر

محمد علی یاحسن علیہ علیہ باعطاء و رضا المصطفیٰ، و کرمہ فیضہ العظمیٰ علیہ علیہ فی حدیث المجتبیٰ و اصل و اسلم علیہ سیدنا و نبیہا خیر البرا محمد النبی المرفی علیہ و علیہ و صحبہ اوفی الصدق و الصفا "امامینہ"

محترم قارئین! اس مختصر کتاب کے کہ تدوین و ترتیب اکاپس منظر کا مسطرچ ہے کہ تاکارہ خلافت چرنکہ دوران تحصیل علم سے ہی ہر ملک کا کلمہ اور تہ تک رسائی کا جویاں رہا ہے اور اپنے اساتذہ کے ہمراہ کی مناظر و مسائل کی بحیثیت معاون کے شامل ہوا لیکن ملازمین لاہور میں ایک غیر مقلد لہجہ دینے دوران مناظرہ ایک ایسی چیز پیش کی کہ جس سے کوئی بھی صاحب عقل و فہم چونکے بغیر نہ رہ سکا، تفصیل اس اجمال کی ہے کہ تقلید پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جب تک انسان مکمل کو نہیں جانتا اس وقت تک وہ اپنے اساتذہ کا مقلد ہے لیکن جیسے ہی وہ مکمل کی حقیقت سے آشنا ہوا تو تقلید ختم ہو جاتی ہے۔ بلکہ وہ مجتہد یا مجتہدین میں جا بیٹتا اور اپنے اساتذہ کا پابند نہ رہے بلکہ اسی وقت میرے مطلباً ظہور میں آتا کہ اساتذہ کا لالہ موجد ہوتے اور سوچ میں پڑ گیا کہ واقعی جب تک شاگرد زیر تعلیم ہے تو وہ اپنے اساتذہ کے ہر قول و فعل کا پابند و مقلد ہے لیکن تحصیل علم سے فراغت کے بعد شاگرد اپنے اساتذہ کے کسی قول و فعل کو مقلد و پابند نہیں اور نہ ہی انکی عزت و عظمت احترام و ادب کا پاسدار ہے یعنی اساتذہ کا رشتہ بھی ختم ہو گیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہوا کہ انسان پیدا ہوتا

کے وقت تک تو ماں باپ کا حاحند رہے لیکن منصف شہود پر آنے کے بعد والدین سے
رشتہ منقطع ہو گیا ایسی ہی دولت ایمان سے مالا مال ہونے تک انسان انبیاء و
موسلمین کا پابند ہے لیکن جیسے ہی وہ مومن و مسلم ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے وہ لائق ہو گیا اور ان کے کسی قول و فعل کا پابند نہیں رہا یا اپنی تخلیق تک تو اللہ تعالیٰ
کی خالقیت پر قائم رہا لیکن پیدائش کے بعد نہ یہ خدا کی مخلوق رہا اور نہ خدا اس کا خالق
رہا۔ نو ذی اللہ

مترجم قارئین :- دراصل مسلک الجہدیت کا منہ بہ منہ نظریہ ہے کہ مسلمانوں کو انبیاء و اولیاء
صحابہ و شہداء اسلام بزرگان دین اور اساتذہ کے ادب و احترام سے برگشتہ کیا
جائے اور انہیں درویش و بزرگان دین کی شان میں تہقیر اور دریدہ یعنی فقراء
الجہدیت کی بنیاد ہے۔ اسی لئے یہ خیالی دامن گیر ہوا کہ سادہ لوح اور کھوسے بھلاے
مسلمانوں کو ان ماربائے آستینوں کی ریشہ روانہیوں اور اسلام و باقی اسلام اور
صحابہ و الیاء و کرام علیہم الرضوان سے متعلق الجہدیتوں کے عقائد و نظریات سے روٹنا
کرنا چاہئے۔ ان کے عقائد و خرافات کا پلندہ ہیں یعنی انسان الکذب رضا جہدیت یوں
سکتا ہے جب تک انسان پیدا نہیں ہوا تھا تو معلوم نہیں ہوتا پہلے انسان کوئی کام
کرتا ہے اس کے بعد خدا کو علم ہوتا ہے حضور علیہ السلام پر سے بھائی ہیں حضور علیہ السلام
کی عزت و توقیر کا دل کے چہرہ پر جیسی ہے حضور علیہ السلام کو علم غیب نہیں حضور
علیہ السلام سے کسی غلطی سرزد نہیں حضور علیہ السلام حاضر و ناظر نہیں حضور علیہ السلام
مگر میں میں مل گئے حضور علیہ السلام کا روضہ اطہر میں سے بڑا ہے حضور علیہ السلام
کے خیال آجائے نماز کوٹ جاتی ہے حضور کی توفیق لے کر ڈیچہ جی کر ڈیچہ جی بکداس سے کہیں کہ

یہ نمونے کے طور پر عقائد الجہدیت کا ذکر پیش کیا ہے ورنہ فروری اختلافات کو دیکھا جائے
تو میلاد النبی منار انگیار بہرین شریف منار قرآن خوانان، فخر الدین امیر الدینی کا جلالوس
وغیرہ پر سب الجہدیتوں کے نزدیک حرام ہیں۔

اس رسالے میں ان مسائل کو ذکر نہیں کیا گیا کہ جن میں محض فروری اختلافات ہیں
بلکہ وہ چیزیں بیان کی گئی ہیں جن پر مسلمانوں کے ایمان کا دار و مدار ہے نیز اس رسالے میں
تبصرے کے ساتھ صرف الجہدیتوں کے عقائد پیش کئے گئے ہیں ان کے جوابات کیلئے میری
کتاب عقائد تجدد کا پرستار تم منقرب پیش کر دی جائے گی۔

الجہدیت جہت غرث عام میں دیا گیا جائے اور دیوبندی دراصل ایک ہی چلی کے دو
پاٹ ہیں ان کے عقائد و نظریات ایک ہیں صرف ناموں کا فرق ہے کہ کوئی حنفی کہلا کر دھوکے
سے ہیں اور کوئی الجہدیت کہلا کر سنبھل کر دھوکے سے ہے یوں دیوبندیوں کا قرآن و قرآن پکار
ہو یا الجہدیت کا حدیث، حدیث کی نفی دکانی ہو، ان کا قرآن یا حدیث کا چرچہ ان خود ان
کیلئے بھی نفع مند نہیں ہے قرآن نبوی ہے کہ قرآن القرآن لا یجاہد و صاحبہم کہ قرآن
پر نہیں لگے لیکن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا اس لئے ان کی جو چیزیں باتوں پر
اعتماد کرنا غرض رکھتا ہے ان کی کشتی میں اور صلہ کلامی کو ایسا سمجھا جائے جیسے کہ حلوے میں
زہر ملا کر کھلا دیا جائے بظاہر ہر مٹھاس اور درحقیقت جان کا ستیا ناس
اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ان ماربائے آستین کے نش پیدائش سے مامون
محفوظ فرمائے۔ آمین۔

محمد اعظم صاحب دین الہ آبادی

یکم دسمبر ۱۹۰۷ء

تصانیف علامہ سعیدی

- ۱- مختصر کلیات قیمت ۰۰-۲۵
- ۲- کشکول سعیدی حقیقت محمدیہ پر قرآنی آیات کا مجموعہ قیمت ۹۰۰
- ۳- شریعہ و ترجمہ زراعی قیمت ۰۰-۵
- ۴- سہیل سعیدی علیہ رحمۃ اللہ جدید ۱۰۰-۱
- ۵- کشکول انصار ترجمہ زبدۃ الآثار مع متن و زیر کتابت
- ۶- ولایت کی تدویر یعنی حالات میاں محمد نصیرؒ زیر طبع
- ۷- مخزن اسلام و ولایت زیر ترتیب
- ۸- آئمہ مکذبینہ حضور سے لیکر اب تک جن مکذبین نے نبوت کے دعوے کیے ہیں انکی ترتیب و اصلاحات زندگی مرتب ہو چکی ہے۔
- ۹- عقدہ تجدید کا پس منظر مکمل ہو چکی ہے۔
- ۱۰- لڑائی فلسفہ قیمت ۱۰۰-۱
- ۱۱- آئمہ مجربین

انتساب

ناکارہ خلائق اس رسلے کو اپنے پیغمبر شہید پر وقت ہم بر شریف سید العلماء
سید الفضل و سراج الاولیاء و رأس الزما و ماحی نجدیت قاتح و ہدایت غزالی
زمانہ رازی و دوران خیمہ اسلام حیحیہ الاسلام المصطفیٰ القمام امام الہمام
محدث اعظم پاکستان سیدی سیدی مرشدی حضرت علامہ الشاہ سید احمد سعید شاہ
صاحب کاظمی امرہوی و امست برکاتہم العالیہ الہی سابق شہید الحدیث
جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور و بانی مدرسہ انوار العلوم ملتان شریف کی
ذات سے محسوب کرتے ہیں کہ جنکی نظر عنایت سے فقیر اس لائق ہوا کہ عقائد
جدید سے عوام البست کو روشناس کرا سکے۔

پیر یار و روشن تراز بدر منیرؒ کی خوبصورت خوب سیرت، بے نظیر
اور نظیر دار و نہایت درمیدؒ و اسم آں احمد سید احمد سید احمد سید

احقر الی اللہ القدیر

سعیدی الی آبادی

یکم دسمبر ۱۹۶۹ء

مہتمم دارالعلوم سعیدیہ رضویہ کراچی

خطیب مسجد اللہ والی ٹیونسیا لائن پکا دھولی گھاٹ کراچی

۲ شرف آغاز

الحمد لله الذي لم يزل عالماً حياً قيماً قادراً أميناً بصيراً
آمناً بعدد

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ الثالث رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عام یہود
مسلمان عبداللہ ابن سبا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ الکریم کے زمانے میں
ذوالنضر بصرہ جس نے مقام حرورہ کو دارالمنہج حیدر اور اس گروہ سے وابستہ افراد کو
اہل توحید کہتے تھے جو رشتہ بدلتے بعد میں الحمد للہ کے نام سے معروف ہوئے
اور انہوں نے یہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کافر و شرک کا فتویٰ لگایا اور انہیں کی جماعت کے ایک
شخص ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا یہی جماعت اہل توحید و
علی و دیگر صحابان رسول خدا کو مشرک کہتے وقت ان حکم اللہ کا نعرہ دیتے
تھے اسی لئے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کے لئے شہید فرماتے تھے۔

انہم انطلقوا الى آيات نزلت في الكفار فقبيلوا على المؤمنين بخلاف
یعنی وہ آیات جو کہ کفار کے متعلق اتاری تھیں یہ ان کو مؤمنین پر چسپاں کرتے ہیں
پھر سنیہ میں انہی میں سے ایک حافظ ابن تیمیہ دہلیہ دیا بیوں کے مساکر گروہ
اینا امام تسلیم کرتے ہیں، نے اس فتنہ کو بڑا فروغ دیا، یہی ابن تیمیہ وہ شخص ہے
جس نے رسول کرم اللہ وجہہ وسلم کو کفر کا فتویٰ دیا کہتا ہے کہ اس کا اور مترنبر اور فرشتے جو
صبح و شام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے پردہ و سلام پڑھتے ہیں۔ ان کو گمراہ
و گمراہ کہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے کہا کہ انہوں نے یحییٰ میں اسلام قبول

تھا اس لئے ان کا یہاں قبول نہیں و نعوذ باللہ من ذلک، پھر اس قسم نے اس
عزیز کو عروج پر پہنچایا۔

یاد رہے صدی میں امام ابو یوسف محمد بن عبدالوہاب نجدی کا فتنہ ظہور پذیر
ہوا اور یہیں سے دیا بیوں الحمد للہ کی ابتدا ہوئی ہے یہی وہ شخص ہے جس نے
معلق نبی آخر الزماں عالم ماکان و مایکون نے فرمایا تھا۔

و یسھا یطلع قرن الشیطان - یعنی نجد سے شیطان کی پادشاهی نکلی گئی اور
یہی محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ ہر مقام عینہ نجد میں پیدا ہوا اس کے عقائد باطلہ
وجہ سے مسلمانوں میں سخت اضطراب و ہرجاں پیدا ہو گیا خود اس کے والد موشہر
عینہ کے قاضی تھے انہوں نے اس کو گھر سے نکال دیا تو یہ سدا مکر اور مدینہ
پہنچا وہاں اس کے عقائد باطلہ کی وجہ سے مدینہ میں پھیل پھیل گئی تو یہ نجدی مدینہ
سے بھاگ کر بصرہ آگیا اور شیخ محمد جوبی کو درغلانے کی بڑی کوشش کی مگر ناکام
ہوا تو اس نے مسلمانوں پر کفر و شرک کے فتوے دے دئے شروع کر دیے اور یہاں
بھی فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھی چنانچہ ذیل و خوار کر کے اسے بصرہ سے بھی نکال
دیا گیا پھر اس نے ملک شام کا قصد کیا لیکن وہاں شانیوں کے جوئے جب سنان بنکر
برہنہ سر برپا ہوئے تو بھاگ کر حریہ میں اپنے باب کے پاس آ گیا لیکن شقاوت قلبی
نے اسے وہاں بھی چسپاں سے نہ چھوڑا اور انام نہاد تو جدید کی اڑتیں خوسے بازی
شروع کر دی جس کی پاداش میں اس کے باپ کو عہدہ قضا سے معزول کر دیا گیا۔
اور اس نجدی کی شرارتیں یوں کی وجہ سے علوم و خواص میں عیش و غضب کی
بروزہ لگئی حتیٰ کہ اس کے والد اور بھائی مسلمان نے بھی اس سے نفرت

حرف آغاز

الحمد لله الذي لم ينزل علينا حجة قيوماً قد يرسمها بصيرة
أما بعد

حضرت عثمان غنی خلیفۃ الراشد الثالث رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نام نہاد
مسلمان عبداللہ بن سبا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جبر الکریم کے زمانے میں
ذوالخویرہ حسین نے مقام حرور کو دارالتمہید اور اس گروہ سے وابستہ افراد کو
اہل توحید کہتے تھے جو رفتہ رفتہ بعد میں الحمدیش کے نام سے معروف ہوئے
اور انہوں نے بھی حضرت علی پر کفر و شرک کا فتویٰ لگایا اور انہیں کی جماعت کے ایک
شخص ابن ابیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، یہی جماعت اہل توحید حضرت
علی و دیگر محبوبان رسول خدا کو مشرک کہتے وقت ان حکم اللہ کا نعرہ لگاتے
تھے اسی لئے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کے لئے تعلق فرمائے تھے۔

انہم انطلقوا فی آیات نزول فی الکفر ما یفعلوا علی البسوسین ^{در مقام} یعنی وہ آیات جو کفار کے متعلق انہیں ہیں ان کو مومنین پر چسپاں کرتے ہیں۔

پھر مشہور ہیں انہی میں سے ایک حافظ ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ اس گروہ
اپنا امام تسلیم کرتے ہیں، نے اس فتنہ کو بڑا فروغ دیا، یہی ابن عمر وہ شخص ہے
جس نے رسول کریم ﷺ کو طہر کو حکم کر لیا کہ بت کہنا اور ستر نزار نہ کہتے جو
صبر و شقاہت و صلوٰۃ والسلام کے روئے پرورد و سلام پڑھتے ہیں۔ ان کو گمراہ
و گمراہ کہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے کہا کہ انہوں نے یحییٰ میں اسلام قبول

تھا اس لئے ان کا ایمان قابل قبول نہیں رہا لہذا اللہ من ذالک، پھر اس قسم نے اس
شرک کو خروج میں بھیجا۔

یہاں صدی میں امام اللہ یا بہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا فتنہ ظہور پائیہ
ہوا، اور یہیں سے دہائیوں الحمدیشوں کی ابتدا ہوتی ہے، یہی وہ شخص ہے جس کے
متعلق نبی آخر الزماں عالم مآکات و مایکون نے فرمایا تھا۔

یطلع قہرات الشیطان - یعنی نجد سے شیطان کی پادری نکلتی گی اور
یہی محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ ہر مقام عینہ نجد میں پیدا ہوا، اس کے عقائد و افکار
وجہ سے مسلمانوں میں سخت اضطراب و سببان پیدا ہو گیا خود اس کے والد جو شہر
عیبیتہ کے قاضی تھے انہوں نے اس کو گھر سے نکال دیا تو یہ سیدنا مگر اور مدینہ
پہنچا، وہاں اس کے عقائد یا طائفہ وجہ سے مدینہ میں پھیل پھیل گئی تو یہ نجدی مدینہ
سے بھاگ کر بصرہ آگیا اور شیخ محمد عوفی کو ورغلائے کی بڑی کوشش کی مگر کام
سنا تو اس نے مسلمانوں پر کفر و شرک کے فتوے دے دئے خروغ کر دئے اور یہاں
بھی فتنہ و نسا کی آگ بھڑک اٹھی چنانچہ ذیل فتوہ کر کے اسے بصرہ سے بھی نکال
دیا گیا، پھر اس نے ملک شام کا قصد کیا لیکن وہاں شامیوں کے جوئے جب سناں بکر
برہنہ مصر میں بیٹے تو بھاگ کر حیرا میں اپنے باپ کے پاس آ گیا لیکن شقاوت پس
نے اسے وہاں بھی نہیں رہنے دیا اور نام نہاد توحید کی آڑ میں فتوے جاری
شروع کر دی جس کی یادداشت میں اس کے باپ کو عمدہ قصائد سے معذور کر دیا گیا۔
اور اس نجدی کی شرارتیں یوں کی وجہ سے عوام و خواص میں خیف و غضب کی
لہر دوڑ گئی حتیٰ کہ اس کے والد اور بھائی سلیمان نے بھی اس سے نفرت

دیزاری کا اعلان کر دیا، بلکہ اس کے بھائی سلیمان نے تو اس واپائی نجدی کے بارے میں کہا جنہو علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان کہ شجر سے شیطان کی پانی پینے کی روک تھام بھائی محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے۔

اٹھیا ہے پاؤں یا رکاز لعل دراز میں
خود پاپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

شیخ نجدی نے بغداد امینہ کے امیر عثمان بن احمد بن معرک رسائی حاصل کی اور اس کو ہم خیال بنانے کے بعد سب سے پہلے اس نجدی نے جو سو مسلح افراد کے ہمراہ حبشہ کے مقام پر حضرت امیر المؤمنین عمر فاروقؓ کے بھائی حضرت تہذیب بن الخطابؓ کے روضہ اقدس کو گرایا، اس مضموم حرکت کی تحریب واپائی احسام سلیمان بن محمد کو پہنچی تو اس نے والی حبشہ کو خوب مزاحمت کی اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے قتل کی وارننگ دی جس پر اللہ تعالیٰ نجدی کے بعد حضرت عباسؓ کو تعاقب کرنے والوں کو حکم دیا کہ ابن سعود کے علاقے درعیہ کی حدود میں جا پہنچا اور محمد بن سلیم غزینی کے ہاں قیام کیا، سلیم غزینی نے ابن سعود کی بیوی سے راز و رسم بنا کر محمد بن عبدالوہاب نجدی کو ابن سعود سے اس کی بیوی کے طفیل ملوایا، پس پھر کیا تھا، دعوتِ توحید و تبلیغ کے نام پر تمام دنیا کے مسلمانوں پر باقاعدہ کفر و شرک کے فتوے صادر کر کے ظلم ہوا بلکہ گردیا، اولین درعیہ کے مسلمان پھر ابن سعود کے ماتحت علاقے کے مستحق مسلمان اس کے نام نہاد جہاد اور دہشت گردی کا نشانہ بنے، اس بے دردی کے ساتھ ان کو قتل عام کیا گیا اور اس شدت سے لوٹ مار کا بازار گرم کیا گیا کہ

آئینہ کی برہنیت اور چنگیز لوٹن کی خون پاشی بھی اس کے دور و بر پہنچی ورنہ یہ سننے کے بعد اپنے قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا اور رفتہ رفتہ تمام ممالک نجد و حجاز میں بھی یہی خون کی ہوئی کھسکی گئی، بغیر اس کے بڑے شہر مدینہ منورہ پر چاندنی کی کتاب اللہ حیدرؒ اور عبدالعزیز بن باز کی کتاب فتح محمد بن عبدالوہاب ص ۱۱۱ و ۱۱۲ دیکھئے۔

کسے خر بھی کہ لے کر چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگائی پھرے گی لوہا بستی

۱۹۱۹ء میں ابن سعود والی درعیہ پورے اکیس سال پہلے گناہ مسلمانوں کے خون سے ہوئی کھیل کر وفات پائی تو اس کا بیٹا عبدالعزیز اس کا جانشین ہوا، اس نے تو مسلمانوں کے قتل و غارت میں اپنے قاتل باپ سے بھی بڑھ چڑھ کر شہید کا دوا کیا، کیس یہاں تک کہ ۱۳۱۹ھ میں بائیس سال کی عمر میں شیخ نجدی کے لیے شمار کیے گئے مسلمانوں کا خون اپنی گردن پر لٹکا کر پھانسی ہو گیا پھر اس کے بیٹوں نے یوں شاگردوں اور مددگاروں نے سلسلہ قتل و غارت کو زور شور سے جاری کیا اس کے سرکردہ بیٹوں میں عبداللہ بن محمد حسین بن محمد علی بن محمد ابراہیم بن محمد اور یوں میں عبدالرحمن بن حسن، علی بن حسین اور سلیمان بن عبداللہ کے نام قابل ذکر ہیں، ملاحظہ ہو رسالہ الشیخ محمد عبدالوہاب ص ۱۱۱ اور ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص ۱۱۱۔ وہ لگتے ہیں نزاکت ہے لطافت ہے مگر حیرت۔

اک لوٹے دفائیہ گلِ غنا نہیں رکھتے

امیر عبدالعزیز نے عمر زمین جلا کر بیٹا کی اور لٹکے مکر تہ پر قابض ہو گیا۔

وہ عزم اور کعبہ اللہ کی ہے مگر حق کی، غلامت کعبہ انارکھیک دیا اور باندھ دیا کہ
 چنگیز ملکیتوں کو خدا کے سامنے قرار دیا لیکن تجدد یوں دیا یہی ہی دست پرزست
 وہی محفوظ تر رہ سکے، علما کرام اور سادات و اہلبیت رسول کو چھین چیت کہتے تھے
 کیا گیا اور ان کے لئے کون کو غلام بنایا گیا اور ان کی عفت مآب پر وہ نشین خواہیں
 کو لوٹ دیاں قرار دیکر ان کی جبر و عصمت و درسی اور لٹ مار کر، تنہا باقی رہ گیا
 کہ غلامت کعبہ تک انارکھ مال غنیمت میں شامل نہ کر لیا گیا۔

۱۲۸ھ میں جب امیر عبدالعزیز بن محمد بن سعود کو درعیس ایک ایرانی نے داصل جہنم کی تو اس کا بیٹا سعود بن عبدالعزیز اس کا جانشین ہوا۔ اُس نے لوہے پاپہ اور اسے بھی زیادہ شدید مسلمانوں کے خلاف آتش جنگ کو بھڑکایا اور اندھا دھند باپ کے قتل پر انتقامی کارروائیاں کیں۔ اس کے ساتھ ہی مزارات مقدسہ پر پے در پے کلا لیں چلا کر صحابہ کرام و شہداء کرام کی مزارات کو مہدم کرا دیا حتیٰ کرام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی مزار کو بھی دبا دیا گیا اور اس کے علاوہ جنت البقیع کے تمام مزارات صحابہ و اہلبیت و اتراج مطہرات رسول اللہ کو بھی مسمار کر دیا گیا

”لعن اللہ علیٰ افعال الوبلیغیہ“ ۳۵

کچھ طرزِ ستم بھی ہے کچھ اندازِ وفا بھی
کھلتا نہیں حال اُنچی طبیعت کا ذرا بھی

۱۹۴۵ء میں مدینہ المنورہ پر یلغار کر کے قبضہ کیا اور لوٹ مار کی غام اجازت
دے دی، وہاں لوٹ مار اور قتل و غارت کے ہی حرم رسول

کو بھی خوب دونوں ہاتھ سے لوثا، مسیحا ربوبی میں رکھنے سے قائلین حصارِ قانس

نہ اچھ کرے گئے اور حضور اکرم رحمۃ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس سے خلافت انارک اور کراں کو مال غنیمت میں شامل کر لیا نیز عارفانہ رسول کے دربار سے ہرگز نہ ہٹے۔

و نہ جے گئے اس کے بعد دباہوں نجدیوں کے حوصلے اتنے بلند ہوئے کہ انہی فوجیں
یاخبر کوئی ہوئی عراق و شام کی حدود میں داخل ہو گئیں کہ بلا محنت پر حملہ کیے کہ نزار
شہر اور کوتاخت و تاراج کیا رما حلفہ یہ ہندوستان کی پہلی اسلامی فتح ایک جنگ
۱۳۳۶ء میں ترکی اور مغربی افواج دباہوں کی سرکوبی کے لئے میدان میں ہو کر پوریا
خدیو مصر محمد علی پاشا کے حکم سے اس کا بیٹا طوسون پاشا مدینہ کے محاذ پر آیا
لشکر لیکر پہنچا اور دباہ کی افواج پر کارہی متوازیہ فرمیں اور انہیں پے در پے
فلسطین دیکر مدینہ مشورہ مکہ اور جدہ سے نکال کر دم لیا اور مسلسل تین چار
ہفتہ انہوں کے بعد خدیو مصر نے بنفس نفیس دباہیوں کے دار السلطنت درعیہ کا
محاصرہ کر لیا ان کا محاصرہ ۱۳۳۳ھ میں عبداللہ بن سعود نے ہتھیار ڈال دیئے اور عبداللہ
بن سعود کو گرفتار کر کے حبسیت یا قی سترائے موت دے دی گئی اور درود سری طاف علیہ
نجد میں دباہ کی کچی فوج کو خدیو مصر محمد علی پاشا کے صاحبزادے ابراہیم
باشا نے کچل کر تباہ کر دیا۔

۱۹۱۲ء میں پہلی جنگ عظیم کے دوران روس، فرانس اور برطانیہ کی متحدہ طاقتوں نے جب ترکی کو شکست دیکر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تو دہائیوں نے

کا اعانت سے غور چٹانوں کی عنت مایہ بیہوش کو بڑھاتا تھا کر کے جانے لگے، چنانچہ مولوی
 عبداللہ سندھی جو تحریک دینی و دعال کے شرک حقیقت سے معروف ہیں اور سب ایک
 ہی دیک کے پیچھے کڑھے ہیں کہ جب یہ لوگ نہ وہابی ہر مستقل طور پر انسانی علاقوں
 میں رہنے لگے تو انکی شاواہی بڑا انفاقوں کے ساتھ ہونے لگی مگر غلابی یہ ہونی کہ امیر
 شہید کے دشمنانے خلافت کی اشاعت کرنے والے ہندوستان کی اپنی حاکمانہ قوت
 دکھا کر یہ ہر انتہاں لڑکیوں سے نکاح کرنے لگے بحوالہ شاہ ولی اللہ اور اس کی سیاسی
 تحریک مثلاً یہ ہے وہابیوں کی توحید کا چوڑ اور افکار دین و ایمان کہ اعتقاد و نکاح
 کے لئے نہ زمانہ مذہبی اور نہ گواہ نہ ایجاب و قبول بلکہ میرا اٹھایا اور اعلان کر دیا کہ ہم
 نے اس شرک کو اپنی زوجیت میں سے لیا ہے۔ لا حول و لا قوت۔

تاخرین خود اعلازہ کریں کہ ایسے واقعات کو معاذ اللہ کیا نکاح کہا جائے گا، انہیں
 بالکل نہیں اور میرا ایسے میل جول سے جو وہابی پیدا ہوں وہ کیوں نہ شریعت کی پامانی
 کریں وہ گستاخ رسول و گستاخ صحابہ کیوں نہ نہیں اور اولیاء کی شان میں کیوں
 نہ دریدہ دہنی کریں، انہی چٹوں چٹوں ایک متعصب وہابی مرنہ حیرت کی گواہی بھی پڑھ
 لیں، لکھتے ہیں کہ ”مگر انکی سختیاں حد سے زیادہ بڑھ گئیں اور بعض اوقات ہر
 خواتین کو مجبور کرتے تھے کہ ان سے نکاح کر لیں، اکثر بیویاں جو بعض حالات میں
 نکاح ثانی کرنا پسند نہ کرتیں زبردستی میں لیا کر نکاح پڑ جائے گا“ بحوالہ حیات
 طیبہ (صفحہ ۳) یہ ہے وہابی اسلام کا نمونہ کہ بیواؤں کو زبردستی میں لیا کر دے
 گواہ نہ ایجاب و قبول نکاح پڑھو اور اگر یہ کہا جائے کہ وہاں ان وہابیوں
 شیطانی ہوس کا غلبہ تھا اور توحید کی آڑ میں یہ شیطانی فساد کیسے تھے تو بے جا

نہیں کا۔

سید احمد اور اسماعیل شہید اور انکے خوشنود و ندوں کے مظالم میں حد سے تجاوز کر گئے
 اور اصلاح احوال کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تو غیور سنی چٹانوں نے ان نام نہاد
 فسادین اور خوشنود اور بیٹوں اور ظالم وہابیوں کے منوس غلبہ و تسلط سے خلافت حاصل کرنے
 کی خاطر ایک نیکویر خود مدافعتہ تدبیر کی جس کے نتیجے میں سید احمد اور اسماعیل شہید دہلوی
 علیہ ما علیہ کی حکومت وہابیہ کا سرحد سے خاتمہ ہو گیا اور تمام وہابیوں کو دراصل ناکر دیا
 گیا جس پر دہلوی عبد اللہ سندھی مگر غلبہ کے آفسو بہاتے ہوئے لکھتے ہیں۔ چنانچہ
 ایک معین رات میں امیر شہید (سید احمد) کے تمام مقرب و اہل خانہ صاحب حکام و خدیوہ
 قتل کر دیئے گئے اور وہابی حکومت کا خاتمہ ہو گیا امیر شہید اس واقعہ سے کہ قاضی مفتی
 حاکم سہا ہی غرض ساری جماعت قتل کر دی گئی تھی بہت متاثر ہوئے۔ (بحوالہ
 ولی اللہ اور اس کی سیاسی تحریک ص ۳۳)

وہابیوں کی جنگ آزادی سے | فسادہ کی جنگ آزادی میں وہابیوں نے انگریزی
 قطع تعلقی اور انگریز کی حمایت | مرکا کر تک حملہ کرنا شروع دیتے ہوئے کوئی حقہ
 نہیں لیا بلکہ یہ کہ ان مسلمانوں کے خلاف دیشہ دنیاوی میں مصروف رہے اور یہ کوئی
 دھکیل چھپک بات نہیں چنانچہ وہابی مسعود عالم ندوی کہ بیان ہے کہ ہم ایک دینی نبی
 وہابی نظام سے وابستہ ہونے کی وجہ سے شہادہ کی قومی لڑائی میں غریبانہاد رہے
 بلکہ ہم کسی بہتر راستے کی تلاش میں تھے کہ کسی طرح دم دل مرکا کر کے ساتھ بیٹوں کی
 صلہ جو جائے اس عبارت سے صاف مترشح ہے کہ وہابی انگریزوں کی پیچہ گیری اور
 مسلمان مجاہدین کو بلوائی کہہ کر تک حملہ کرنا شروع دیتے ہوئے ہیں۔ (مرکب احمد عثمان

کا بیان ہے کہ "انٹرنیشنل گورنمنٹ ہندوستان میں خود اس وقت کے لئے جو دیباچی لکھا ہے ایک رحمت ہے اور ہندوستان ان کے لئے دارالامن ہے" اور یہی سبب ہوگا کہ علی گڑھ میں جن کو وفاداری کے باعث انگریزوں نے متعہ سرکار کا خطاب دیا۔ فرماتے ہیں اب تو کیا مسئلہ اور کس ہنگاموں میں بھی دیباچوں نے گورنمنٹ پر جواب نہیں کیا۔

دیباچہ مقالات سرسید حضرت مہتمم ص ۱۱۱ یاد رہے کہ سرسید احمد خان کٹر دیباچی غیر مقلد تھا تفصیل کے لئے کتاب حیات جاوید ص ۱۱۱ مصنف مولانا الطاف حسین حالی مولانا شبلی ندوی جو کہ دیباچیوں کے پیشوا اور نڈۃ العلماء کے بانی اور دارالعلوم ندوہ دیوبند کے مہتمم "یاد رہے کہ شبلی ندوی کے گورنمنٹ کے جو کہ انگریز تھا اس دارالعلوم کا سنگ بنیاد رکھا اور گورنمنٹ انگلستان کی طرف سے پانچ سو اہل علم ملحق شروع ہوئے " اور حکومت برطانیہ کے خطاب یافتہ مشائخ العلماء انگریزوں کو اپنی وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ شبلی ندوی میں نے مانا ہندوستان اللہ میں ایک مستقل مضمون کے زیرِ غور ہے یہ ثابت کیا کہ مسلمانوں پر انگریزی حکومت کی اطاعت و وفاداری مذہباً فرض ہے (دیباچہ شبلی ندوی ص ۱۱۱) یاد رہے کہ شبلی نعمانی دیباچی غیر مقلد تھا جس کے لئے آپ مولوی اشرف علی تھانوی کی افاضات یومیہ ص ۲۰۶ اور دیوبندی مفتی کفایت اللہ کاقومی بنام تحفہ ہندیہ اور تواریخ مجددین حزب دیباچہ ص ۱۱۱ ملاحظہ فرمائیں۔

دیباچی الہمدیث کیسے بنتے | تواریخ عجیب میں ہے کہ غیر مقلدین دیباچیوں کے بڑے پیشوا مولوی محمد حسین ثمالوی نے گروہ غیر مقلدین (دیباچیوں) کے لئے اہل حدیث مستقل نام تجویز کیا اور انہوں نے باقاعدہ حکومت برطانیہ کی وفاداری کا

کا اعلان کرتے ہوئے سرکاری تحریروں میں دیباچی کے بجائے الہمدیث لکھے جانے کے احکامات جاری کرائے (ثبوت کے لئے دیکھئے تواریخ عجیب ص ۲۱۰) و مقالات سرسید جلد ۱ ص ۱۱۱) معزز قارئین اب آپ کو معلوم ہو گیا کہ الہمدیث فرض کیا کہاں اور کیسے معرض وجود میں آیا اب اگر آپ کے سامنے یہ گرگٹ بنا دی جائی الہمدیث کو قدیم یا پرانا کہیں قراب تواریخ عجیب کا ص ۱۱۱ اور ص ۱۱۱ کو دیکھیں کہ یہ سب بہادر عقیدہ اور جماعت الہمدیث تو مشاہیر کی پیرائے کش ہے اور نوار میں عجیب و مقالات سرسید کے مصنف بھی دیباچی الہمدیث ہی ہیں نیز متعصب دیباچی معبود عالم کا بیان ہے کہ ہر مذہب میں آئین کیجئے والے پر دیباچی کا شبہ کیا گیا تو ہندوستان کی جماعت الہمدیث موجودہ شکل میں نمایاں ہوئی اور سرکار انگریزی کی اطاعت کو واجب قرار دیا (دیکھئے ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص ۱۱۱) اب تو اہل حدیث کی حقیقت طلعت الزہراء ہو گئی کہ یہ جماعت الہمدیث ایک نقطہ ہے اور وہ بھی نواز احمد ہے نیز یابی جماعت الہمدیث نے مشاہیر کے آخیں ایک کتاب "الاقتصاد فی مسائل" لکھ کر جہاد کو منسوخ قرار دینے کی شرمناک کوشش کی یعنی دنیاوی مفاد کی خاطر

قرآن و حدیث میں تحریف کرتے ہیں اور دین نہیں کیا ہے

یوں تو بھی نگاہوں سے مجھے قتل بھی کرنا

پھر صاف مکرنا کہ میں اس سے برتر ہوں

غیر مقلد الہمدیث مولوی نذیر حسین دیوبند کا لکھے یا استول آج کل انارکو

بتا دوں کہ یہ وہ صاحب ہیں کہ جنہوں نے غدار کے زمانے میں انگریزوں کو گھڑن میں بٹھا دی اور ایک انگریز مہم صاحبہ سرسید سنس جو غمی ہو گئی تھیں یہ مولوی صاحب

رات کو اٹھ کر اپنے گھر لے گئے اور پچھلے دنوں کے گھر میں چھپائے رکھا جس کے بدلے
سرکار انگلشیہ کی جانب سے مولوی صاحب کو جہان آباد دیا وہاں بڑا فائدہ حاصل ہوا
اور ایک ہزار تین سو روپیہ اور ہزار پچاس ملین تفصیل کے دیکھنے کی اجازت ^{۱۳۴} ملے
یہ تین گندم ناجو فروش مولوی دیاوی فائدہ تو معلوم ہو گیا لیکن جہان آباد سے کام
پتہ نہیں چل سکا۔ انگریزوں کی ملک و ملت سے خداوی مسلمانوں سے
دشمنی اور انگریزوں کی طرف داری کے لئے جو کسی نبوت کی ضرورت پاتی رہ جاتی ہے انگریز
دباہوں کے ایک اور ٹکڑے پیشوا نواب صدیق حسن خان جو بالائی کی گزنی نزاری خطہ فراموش
یہ ایک الگ پہلو ہے کہ نواب صدیق حسن خان جو بالائی درلودہ گری سے نواب کیسے بنے
اور دولت انگلشیہ کی مدد سے مرانی میں چوبیس ہزار روپیہ سالانہ اور خطاب معتدلی
سے کس طرح سرفراز کئے گئے اس کے لئے کتاب ترجمان دباہیہ مسئلہ دھکا مطالعہ
تو حقیقت اطہر من الشمس ہو جائے گی اور اس مقام پر صرف یہ عرض مقصود ہے کہ
دین پر دنیا کو ترجیح دینے والے انگریزوں کے پیشوا مولانا نواب صدیق حسن خان
جو بالائی نے بھی انگریزوں کے خلاف جہاد کو مقرر اور ناجائز قرار دینے کیلئے
قرآن و حدیث میں کس طرح تخریص کی، نواب موصوف اپنی زبان نجس ترجمان سے
خوب بیان کرتے ہیں کہ زمانہ قدر میں جو لوگ سرکار انگریزی سے لڑے اور ہشکشی
کی نہ جہاد نہ تھا نہ تھا ہم نے اپنی کتاب ہدایت المسائل میں اولاً اور کتاب
تعلیب میں ثانیاً اور بڑا گناہ ہوا عہد شکنی کا اور جائز نہ ہوا جہاد کا بتدریج
میں کتاب خیر الخیر میں ثالثاً جس کا حاصل یہ ہے کہ لینا و دین جو ہندوستان میں
ہو مانہ غریب ہوئی اس کا نام جہاد نہ کہ ان لوگوں کا کام ہے جو اصل دین اسلام

سے واقف نہیں ہیں و ملخصاً ترجمان دباہیہ مسئلہ

تاریخین آپ نے خوب اندازہ لگایا ہوگا کہ نواب جو بالائی بھی اپنے ہم پالہ
دیگر انگریزوں کی طرح تخریک آزادی کو فساد و غدار اور بغاوت قرار دیکر ملک و
کی آزادی کی خاطر لڑنے والے حقیقی مسلمان مجاہدین کو اسلام سے بے خبر
میں ہیں اور خود قرآن و حدیث میں تحریف اور تہلیل کر کے جہاد کو ناجائز ٹھہرانے
کی مازمہ کوشش کے باوجود بھی اپنے آپ کو دین کا ٹھیکہ دار بتا رہے ہیں۔

اذا قاتلنا علیہام فافعل ما شئتم - اگرچہ اجمہدیت دباہیوں کے مذہبی
اور سیاسی کہ داد اور ان کے شرمک کر قوت کے نبوت کے لئے مذہب و دین کتاب
خواتم جات نامانی ہیں لیکن رسالہ کی طوالت کے متوقعہ کہتے ہوئے کتب کو کتاب
اور مزید حوالہ جات انشاء اللہ فقیر کی تصنیف عقائد محمدیہ کا پوسٹامٹ میں آپ
ملاحظہ فرمائیں گے جو کہ جلد ہی ہدیہ ناظرین کر دی جائے گی۔

دباہیوں میں شرم کا کچھ بھی اثر نہیں

ہے اعتراض غیروں پر اپنی خبر نہیں

تحقیق مزید | عزم تاریکین ہو سکتا ہے کہ اجمہدیت آپ کے سامنے گرگشت کی طرح
رنگ بدلیں اور وہ کہہ دینے کی کوشش کریں کہ محمدین عبدالنواب نجی سید احمد
دائے بریل یا عمیل دہلوی اجمہدیت نہیں تھے تو مزید ان اجمہدوں کی زبان اور
انہیں کی کتابوں سے حوالہ جات عرض کروں تاکہ اجمہدیت یہ اسٹیج میز ہو جائیں کہ
یہ تین خیر بقال حیر اجمہدیت ہی تھے چنانچہ محمدی کے بارے میں اجمہدوں کے
افسروندہ اور مضی عبدالستار دہلوی اپنے فتاویٰ کا مستار یہ جلد سوم صفحہ ۵۰ پر

عقد مکاتبات، امجدیہ میں فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابتدائے دور فرحتی
 نے دلیل ماتریدی، اور امجدی، ماتریدی کے پیروکار شافعی، مالکی اور حنبلی
 تھے پھر اشعری دو مکتبوں میں بٹ گئے ایک اشعری قدیم اور دوسرا اشعری جدید
 اشعری قدیم کے عقیدہ کو تمامی ارباب مذہب سوا احناف ماتریدی نے خرخر جان
 بنایا اور دوسرا اشعری جدید اس عقیدے کے حامل امّا ابن تیمیہ اور ان کے تلمیذ
 ابن قیم اور متاخرین سے محمد بن عبد الوہاب اور اہل نجد ہوئے، ناظرین کو یہ تو
 معلوم ہو گیا کہ اشعری جدید کے پیروکار ابن تیمیہ اور ابن قیم اور محمد بن عبد الوہاب
 نجدی ہیں، ابو حنوفہ سے پڑھتے آئے فرما تے ہیں اور شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی
 علم بردار اشعری جدید کو ظہیر خدیش کے تجدید کی بناء پر عوام نے جاہل کے لقب
 سے مشہور کرنے کی سعی طبع کی اور ہمارے علماء اشعری قدیم کے دلدادہ خدیشین
 رحمہم اللہ کے عقائد سے دور شیخ محمد بن عبد الوہاب میں تو حید کا نقص نہ لگاتے لگتے
 اس عبارت سے شیخ نجدی کا اشعری جدید کا علم بردار ہونا طشت از یام ہو گیا اور طرہ
 یہ کہ اس عبارت میں یہ دوا بھی دیا گیا ہے اشعری قدیم کو چھوڑ کر علماء شیخ نجدی
 میں تو حید کا نقص نہ لگاتے ہیں۔ اب آئیے کہ امجدیہ مفتی و مفسر کی سُننے لکھتے
 ہیں، اللہ اللہ ہمارے علماء جینکے عقائد اشعری قدیم ہوں اور ارباب صحاح کے
 محصور محمد بن عبد الوہاب شیخ نجدی، وہ جماعت اہل حدیث سے خارج کے قابل
 ہوا اللہ وانا الیراجعون۔ یعنی جماعت امجدیہ سے خارج کے قابل نہیں
 بلکہ وہ لکھ امجدیہ ہی ہے۔ "فادی مستار یہ ص ۲۵، ۲۶" وہ دھکا دودھ پانی کا
 پانی ہو گیا کہ محمد عبد الوہاب نجدی امجدیہ تھا۔ ظلم بالائے ظلم یہ کہ اس

س شیخ نجدی کو ارباب صحاح یعنی امّا بخاری، امّا مسلم، امّا ترمذی وغیرہم
 کا ہر و معصر بنایا گیا ہے۔ لا حول ولا قیلا یا اللہ

اسی طرح شیخ نجدی کے شاگرد سید احمد دہلوی اور اس کے باور
 خواہ و ہمنوا اسماعیل دہلوی بھی امجدیہ تھے، امین بالجہر یعنی نماز میں زور
 سے آمین کہتے اور رفع یدین کو رفع کے بعد ہاتھ اٹھاتے تھے مولوی عبید اللہ
 سندھی جو خود دیوبانی تھا لکھتا ہے کہ امجدیہ یعنی سید احمد دہلوی نے مولانا
 اسماعیل سے دریافت کیا کہ مولانا آپ رفع یدین کیوں کرتے ہیں تو مولانا اسماعیل نے کہا کہ
 رفع یدین الہی حاصل کرنے کے لئے، امجدیہ نے کہا کہ مولانا آپ رفع یدین الہی حاصل
 کرنے کے لئے رفع یدین چھوڑ دیجئے۔ ملاحظہ ہوشاہ ولی اللہ اور اس کی سی
 تحریک صلا، معلوم ہوا کہ اسماعیل دہلوی اور اس کا سرخند سید احمد امجدیہ تھے
 تب تو رفع یدین کرتے تھے حالانکہ سید احمد نے اسماعیل دہلوی کو سمجھا بھی کہ بھیڑنا
 کہ مہر کے پتھان سب کے سب اہلسنت حنفی ہیں، واپس رفع یدین اور آمین بالجہر
 کہنا اور تمہارا سامنا کھیل بگڑ جائیگا، ناظرین نے امجدیوں کا ایمان بھی دیکھ لیا کہ
 دنیاوی فساد کے لئے اسماعیل دہلوی سے رفع یدین ترک کروادیا، اگر عقائد امجدیہ
 برحق ہیں، امجدیہ اسماعیل نے رفع یدین کیوں چھوڑا یہاں سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ
 سب دین فروش مولوی ہیں نیز مسعود عالم ندوی دیوبانی لکھتا ہے کہ جماعت
 امجدیہ کے علاوہ بھی مسیحیوں اور مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ویونیہ کی اور تبلیغ
 سید صاحب اور مولانا شہید اسماعیل کے مشرب و مسلک کو عین اسلام تصور کرتی ہے
 ملاحظہ ہو ہندوستان کی پہلی تحریک اسلامی مسند سید احمد دہلوی

اور اسماعیل و یحییٰ کا اصل و باپ اہل بیت ہونا و زردوشن کی طرح ثابت ہے ان کے
عقائد و فطریات اور مذہبی و سیاسی کردار و فکر تو توں پر نظر عمیق سے دیکھا جائے
تو یہ تمام ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ثابت ہوتے ہیں۔
کبھی فرصت میں سننا بڑی ہے داستان انہی

محدثان کا یہاں تک تو آپ نے اہل حدیثوں کے معروضہ وجود
میں آنے کے خود خیال کا نظارہ کیا اب انکی مذہبی کلابادیاں
دیکھیں اور حسب مشائخہ مختلف تالیفات پارسا کریں۔

بہت کا فرد آپر سے سے باہر آنے والا ہے۔

قبیلہ رخ پاؤں کر کے امت مسلمہ کا اجتماع اور فرمان نبوی کے مطابق قبلہ رخ
سونا جائز ہے کی طرف پاؤں کر کے سونا ممنوع و حرام ہے۔ لیکن
اہل بیتوں کے نزدیک عین ایمان جائز و درست ہے چنانچہ محمد عاشق نانی کسی
شخص نے ائمہ شیخ مولوی عبدالستار و یحییٰ سے سوال کیا کہ ”کیا قبلہ رخ پاؤں کر کے
سونا جائز ہے“ تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ اگر بیٹھے والے کی نیت تو میں کہہ
تا ہوں تو درست ہے“ ملاحظہ ہو لہذا وہی مستاد یہ جلد اول مسئلہ مقام غور ہے کہ
نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق قبلہ کی جانب تھوکنے والے کے پیچھے
نماز ناجائز ہے، تو قبلہ کی طرف پاؤں کر کے لیٹ کر کیسے درست ہو سکتا ہے۔ لیکن
عقائد و بابہ کا کیا کہا جائے کہ مقامات مقدسہ کی بھرستی تو ان کی گمشدگی میں کسی جاگیر

ابھی تو ابتدا سے گستاخی ہے دیکھتا ہے کیا

آگے آگے دیکھتے ہوتا ہے کیا؟

قرآن کو چومنا | مسلمان قرآن مجید کو بڑا ہنسنت اور اس کا ادب واجب اور
خلافت سنت ہے اور چومنے کو مباح سمجھتے ہیں لیکن ائمہ شیخوں کے نزدیک تلاوت
کلام اللہ ... درود ... دعا ... فاتحہ ... رقصہ ... و غیرہ مولوی عبدالستار لہری

سے دریافت کیا گیا کہ ”لوگ جو تلاوت کرتے وقت قرآن مجید کو بوسے دیتے ہیں
درست ہے یا نہیں“ تو جواب مرحمت فرمایا کہ ”ہر دو فعل ثابت نہیں خلافت سنت
اور فعل مل صحابہ ہیں“ ملاحظہ ہو تادی ستار یہ جلد اول مسئلہ تا ظہر غور

فرمایا آپ نے کہ قرآن مجید کو بوقت تلاوت چومنا ہر دو فعل خلافت سنت میں یعنی
تلاوت قرآن بھی اور اس کو چومنا بھی خلافت سنت ہے، استغفر اللہ قرآن کو چومنا
تو درکنار تلاوت قرآن کو بھی خلافت سنت کہہ دیا حالانکہ تلاوت قرآن تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا شہادہ و درکار معمول ہے لیکن عقائد و بابہ کی کثرت
سزاوی دیکھتے کہ چومنا تو اپنے مقام پر تلاوت کو بھی ناجائز قرار دے دیا۔

تھیں پرین عقیل و دانش

دعا کے وقت کلمہ پڑھنا | نماز کے بعد دعا مانگ کر آخر میں کلمہ پڑھنا ہر گز
ناجائز ہے | پھر نے کو منع کیا گیا ہے چنانچہ محمد اسماعیل ضلع

مائدہ والے ائمہ شیخ مولوی عبدالستار و یحییٰ سے سوال کیا کہ ”بعد نماز فریق کے
اگر کوئی شخص دعا کرے تو کر سکتا ہے یا نہیں اور دعا کر کے منہ پر ہاتھ ملنے کے وقت
کیا کہنا چاہیے۔ صرف لا ایل الا اللہ کہے یا اس کے ساتھ محمد و رسول اللہ بھی کہے

ہیلے اور بک مشرک ہی انجیہ میں صلہ مالا نے ظہر یہ نہ مستحب صلی اللہ کی نماز چھٹے والا ہے اور وہی نہ غنی طور پر مشرک کہ معلوم یہ خود کس کی نماز چھٹے ہیں اور کس طرف منکر ہے چھٹے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک تو اللہ کی نماز چھٹے والے اور وہ بھی بیت اللہ کی طرف منکر کے شرعاً مشرک ہے چھٹے سلطان بات یہ کہ یہ تو شرعی شرک ہوا واللہ اعلم غیر شرعی شرک کیا ہوتا ہے۔

لفظ سبحان اللہ کبیر متی اللہ تعالیٰ کی بڑائی یا کبریائی یا اس کی شان اور رفیع و اعلیٰ کے بیان کے وقت مسلمان سبحان اللہ کہتے ہیں یعنی اللہ کی تقدیس کا اظہار کرتے ہیں لیکن ائمہ دین مولوی نعوذ لعبد اور کھیل کود میں سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ کر اس کا استہزاء کرتے ہیں چنانچہ ائمہ دین کے سرخیل مولوی مستاد دہلوی نے اپنے بیچنے کے واقعات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”اپنے مدرس کے سامنے یا دیگر کسی میدان میں جا کر طلبہ کے ساتھ کبڑی بھی کھیلنا تھا تو وہ دوسرے لڑکے، کھیلنے وقت کبڑی کبڑی کہتے ہیں اور میرے بڑا دھور دھور دھور عبد الرحمن مرحوم عرف بھٹی ”عرفیت قابل غور ہے“ سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے“ فتاد خاص تار یہ چھٹے دیا لعبد ساری دنیا خدا کی تقدیس دیا کبریا کے بیان کے وقت سبحان اللہ سبحان اللہ کہے اور مولوی صاحب نعوذ لعبد کھیل کود اور کبڑی میں رہتے بہت متحرک تھے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہے ہیں یہ تقدیس رب العالمین کا استہزاء اور انہیں تو اور کیا ہے کیا مسلمان اسی چیز کا نام ہے کہ صفات خداوندی کا مذاق اڑا جائے۔ لہذا بابتہ قوم لایعقلون۔

بدعتی کے ساتھ تین دین خیر ہیں لیکن شرابی زانی عیسیل جمل حلال اور ائمہ دین اصطلاح

میں بدعتی ان کو کہا جاتا ہے جو گیارہویں مولود، سوگ، چالیسواں، فاتح خواجہ سے نذر و نیاز، کھڑے ہو کر باگنا و نبوی میں درود و سلام پڑھنے اور یا رسول اللہ کہنے کو جائز سمجھنا ہو یعنی ائمہ دینوں کے نزدیک سنی حنفی بریلوی جو کہ مذکورہ بالا امور کو جائز اور مستحسن بلکہ واجد عند اللہ سمجھتے ہیں بدعتی ہیں، لہذا ائمہ دینوں کے مولوی مستاد دہلوی نے لکھا ہے کہ ان بدعتیوں (سنیوں) سے ترک مولات یعنی لین دین و میل جول کا بائیکاٹ کیا جائے اور انکی بجائے خرابیوں اور زانیوں سے میل جول کیا جائے چنانچہ لکھتے ہیں کہ ”خرابیوں کیا ہیں، زانیوں اور تاجے گانے والوں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے بدعتیوں کے پاس نشست و برخاست زیادہ برا ہے۔“

ملاحظہ ہو فتاویٰ مستاد بہ جلد دوم مسئلہ واقعی ائمہ دین حضرات شہداء بنوں زکریا اور کتیریوں کے پاس اٹھنے بیٹھنے کو نہ حرام کیوں نہ دیں گے کل غشی یہ جب الیٰ امیر ان کی اصل وہی لوگ ہیں جن کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کو نہ مستحسن سمجھتے ہیں یعنی ناچنے گانے والے مچھڑے زرنجے، اور کتیری حضوریہ السلام پر درود و سلام پڑھنے والوں اور یا رسول اللہ کہنے والوں کے ساتھ کس طرح یہ ملاپ رکھ سکتے ہیں اس کے ساتھ ہی قصور کا ذکر سرار مخ ملاحظہ فرمائیں کہ ائمہ دینوں کے نزدیک سنی مسلمانوں سے ترک مولات یعنی لین دین میں بائیکاٹ اور عدم تعاون جائز ہے وہاں کفار و مشرکین ہند سے ترک مولات کو جائز کہتے ہیں تحریک خلافت کے بعد حبیب ہندوستان میں مشرکین کے خلاف ترک مولات کی تحریک چلی جسکے محرک اولیٰ امام اہل سنت قاطع و باہریت اعلیٰ حضرت شہداء احمد رضا خان فضل بریلوی قدس سرہ العزیز تھے اس وقت کسی نے مولوی عبدالستار دہلوی

اجدریث سے سوال کیا کہ ترکِ حلالات، عزمِ تعاون، حسن کی بند و ستان میں پہلی جچی ہوئی ہے کیا شرعی حکم ہے یا سیاسی اور جو مسلمان اس کے خلاف ہیں کیا وہ گنہگار ہیں۔ ۹۔ تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ "ترکِ حلالات جیسا کہ آجکل رائج ہے شرعی حکم نہیں؟" اسے کہتے ہیں چکے گھڑے کا تھراوا بھڑٹنا۔ یعنی مستحقِ سزا ہے ترکِ حلالات یعنی عدمِ تعاونِ حلال و حرام اور کفار و مشرکین سے حرام کیوں پر وہ پچھیدہ گرہ کھل جاتی ہے کہ بیعت اللہ کی طرف منہ کر کے سے نماز کیوں شریک ہے اس لئے کہ ایک ہی بات کے دو دریا ایک ہندو مشرکین اور دوسرے اجدریث نام نہاد مسلمین و حایض بہ الا انفا مسلمین۔ پڑھنا۔

خون سے وضو نہیں ٹوٹتا شرعی حکم سے اگر حیم کے کسی حصہ یعنی منہ سے دانٹ سے یا کسی بھی حصہ وضو سے خون نکلے کہ بہہ جائے تو وہ ناقص وضو ہے یعنی اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن اجدریثوں کے نزدیک بلا تقصید کسی بھی حصہ سے خون نکل جائے چاہے اس کی مقدار زیادہ ہی کیوں نہ ہو وضو نہیں ٹوٹتا چنانچہ کسی عبد العزیز برادری نے مولوی عبدالستار دہلوی سے سوال کیا کہ "بدن کے کسی حصہ میں سے اگر خون نکلے تو وضو حاکم رہتا ہے یا نہیں تو جواب ملا "ہو فرماتے ہیں" بسلیں یعنی قبل و بعد سے اگر کوئی چیز خارج ہو تو وضو ٹوٹتا ہے ورنہ نہیں" "تاریخ ہستاریہ" ۱۱۱۔ مطلب یہ کہ قبل و بعد سے اگر خون نکلے یا ریح خارج ہو تو وضو ٹوٹتا ہے اور حیم کے کسی دوسرے حصے سے خون منوں من نکلے پڑے تو وضو اپنے نزدیک نہیں ٹوٹے گا فاعلم و ایا ولی الایضا لیکن دیدہ کو روک کر آئے نظر کیا دیکھئے۔

مسجد میں خراب بنانا ناجائز۔ دستِ زمین پر کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس میں خراب نہ ہو بلکہ مسجد اقصیٰ قبلہ اول مسجد نبوی کی بھی خراب بنی ہوئی ہے خراب اس مقام کو کہا جاتا ہے جہاں امام کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تمام مسکاتیب فکر کی مساجد چاہے وہ مساجد شیعوں کی ہوں یا مسیحیوں کی ہوں، دیوبندیوں کی ہوں، یا مودودیوں کی ہوں یا ان کے ہم نوا لہ و ہم پیالہ اجدریثوں کی ہوں سب کی خرابیے بنی ہوئی ہیں لیکن اجدریثوں کے نواز امیدہ طائفہ کے مرغنہ مولوی عبدالنار دہلوی سے عبد بودور نصیر جھالو واسے نے سوال کیا کہ "مسجد میں خراب مروجہ بنانا جائز تو جواب ملا کہ" بیشک مساجد میں خراب مروجہ کا بنانا ناجائز اور بدعت ہے۔

قذافی مشاریع، ص ۱۱۱، لہذا اجدریث عوام کو اپنی مساببت کے خراب بنے ہوئے ہیں جیسے ان کے امام کا لاشعاع کھڑے ہو کر نمازیں پڑھاتے ہیں چاہے کہ فوراً گروادیں، ورنہ خراب کو قائم رکھنے کی صورت میں اپنے مولوی نوتو سے بدعتی بنکر حیم کا ایندھن نہیں گئے۔

جانور کے پیشاب سے علماء رملت و فہما رامت کا اجماع ہے کہ اگر جانور کا کپڑے یا پانچ میں ہوتے پیشاب پڑے پڑ جائے جس کی مجموعی مقدار تقبلی یا درجہ سے تجاوز نہ کر جائے تو کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں اور ناپاک وحش کپڑوں سے تھماڑا ناجائز ہے لیکن اجدریثوں کے نزدیک ماکول العلم جانوروں کے پیشاب سے کپڑے پلے نہیں ہوتے اور نماز میں کسی قسم کی کراہیت نہیں ہے چنانچہ شیعہ نامی کسی شخص نے پرنہ سے مولوی سنا صاحب سب سوال کیا کہ "اگر کسی کپڑے میں گوبر یا پیشاب ماکول الطہر جانور کا لگا ہو اس سے کسے میں نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں تو مولوی صاحب جواب ارشاد فرماتے ہیں کہ ماکول العلم جانورہ بری و برا و مشابہا خالص پاک ہے اور جس کپڑے میں لگا ہوا ہو اس میں نماز پڑھنی درست ہے

ملاحظہ ہو قذافی مستاد یہ جلد وہی مسئلہ حل غور سے کہ بلا وصف طہی یا غصہ کی شیرینی وغیرہ تو حرام ہے سین جانوروں کا پیشاب و براہ کوہر وغیرہ کے نزدیک پاک طہیہ نظر ہے مگر کھانے کا کھانا ہے۔ جانور کا اگر یہ پیشاب و گوشت پاک ہے تو جس طرح یہ دھوسا یعنی المجد بیٹ اس جانور کا گوشت کھاتے ہیں پتہ نہیں اس کا بول و تراش بھی ان کے دست و خون کی زینت بننا ہے یا نہیں کیوں کہ جس طرح ماکول الم جانور کے گوشت کو حلال سمجھ کر کھاتے ہیں اسی طرح اس کا بول وغیرہ بھی کھانے کی چیز دیکھا

پاک ہے تو صحیح ضرور دونوں شش میں لالے سے انہیں مذاقہ نہیں ہونا چاہئے۔
فانہم ولا تکل من الدعائن من - خدا جب دین دیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے۔
مرعی نہ ملے تو کھجور کھانے کو طہیہ آہی جاتی ہے۔

بجھو کھانا حلال ہے ۱۔ کھجور وہ جانور جو جنگلوں میں رہتا ہے اور قبرستان سے مرے نکال کر یا دیہاتوں سے چھوٹے حصے سے کھجور کو اٹھا کر لے جاتا ہے اور کھاتا ہے جیسے آدم خود بھی کھا جاتا ہے اور یہ

یہ جانور دیکھ کر شباب ہے یہ المجد بیٹوں کے نزدیک حلال ہے اور وہ ذوق سے تناول کرتے ہیں، چنانچہ ریاست بہاولپور سے حاجی محمد انیس نے المجد بیٹ مولوی عبدالستار دھولوی سے سوال کیا کہ "یک شخص نام منشی کہتا ہے کہ کھجور کے جو شخص بجھو کا کھانا حلال نہ جانے وہ منافق دینے دیتے ہے اس کی امامت ہرگز جائز نہیں اور دوسرا شخص بنام محمد کہتا ہے کہ کھجور کا کھانا حلال نہیں دونوں میں کس کا قول صحیح ہے (ملفوظ) مولوی صاحب نے جواب دیا کہ "منشی کا قول صحیح ہے شرعاً ممنوع نہیں۔ ملفوظ ملاحظہ ہو قذافی مستاد یہ ؟ ۲۔ اس سیدہ سوال و جواب میں نظر عمیق

سے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی سید صاحب دھولوی سے منشی کے قول کو صحیح قرار دیکر دوسرے لفظوں میں اس کی تصدیق کر دی ہے کہ کھجور یعنی آدم غور کا کھانا حلال اور جو اس کو حلال نہ جانے وہ منافق دینے دین اور قابل امامت بھی نہیں لہذا عوام الناس المجد بیٹ کو لازم ہے کہ اگر انہوں نے اپنے امام کی اقتداء میں نماز سے پھر بھی ہیں تو اپنے امام کو کھادم غور کھانے پر مجبور کر دیں ورنہ نماز میں بیکار اور امام ان کا بجھو نہ کھانے کے باعث منافق رہے دین بھروسہ کا اور ان المتفقین فی

المرکب الا سفل من النار

جو تھے ہیں کہ نماز پڑھنا جائز ہے ۱۔ جو تھے ہیں کہ نماز پڑھنا درست نہیں البتہ موز سے ہیں کہ یا ایسے جو تھے حرام مکمل نئے ہیں ان کو مسجد کے باہر بیٹھنا نماز پڑھ سکتی ہے لیکن پھر بھی موز سے ادب ہے اور اس کے برعکس المجد بیٹوں کے نزدیک نئے پڑانے کی قید سے ماوراء جو تھے ہیں کہ نماز پڑھنا جائز ہے : ناجب اعیان احمد شمس آت دی کاؤٹیل انیسر ٹیلنگراف نے المجد بیٹ مولوی سے دریافت کیا کہ جو تھے ہیں کہ نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں (ملفوظ) جواب یہ کہ "جائز ہے پڑھ سکتا ہے نمازی محمدی مسجد (پرنس روڈ کراچی) میں وگ جوتی میں کہ نماز پڑھتے ہیں آپ بھی تشریف لاکر پڑھ سکتے ہیں اور ہر مسجد میں جوتی ہیں کہ کھجور پڑھنی جائز ہے ۲۔ ملاحظہ ہو قذافی مستاد یہ جلد دوم ص ۲۷۷ ش ۲۷۷ کے نزدیک دعوت الی الخیر کو آدم اور ہمارا مسجد میں جوتی ہیں کہ نماز پڑھ سکتے ان کے نزدیک ہر سے نکلے اور جو تھے ہیں کہ نماز پڑھنا عین ایمان ہے۔ کیونکہ ان کا قودناہ ہونا جو مقدور ٹھہرا۔ ۳

نہ کہنا چاہیے کہ یہ سنیوں کا عقیدہ ہے
سنیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ غلط فہم ہیں

میکدے میں غلو آتا تو نہ زنت تفریق کو
امام حسینؑ کی سبیل ناجائز ہے :- امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کے ہر فرستے
نے ہی بن احمد امام ہیں اور سچی شہادت ایسی دردناک شہادت ہے کہ سماعت
کے وقت کوئی بھی صاحب ایمان آنسو بہا کرے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ آپ کو اور جملہ
الہیت کو کئی روز تک پیسا مارا گیا، اسی واقعہ کو یاد کرتے ہوئے کثیر مسلمان امام حسین
کے نام کی سبیل لگاتے ہیں لیکن انچریوں کے نزدیک امام حسین کے نام کی سبیل لگانا
کفر و شرک اور ناجائز ہے چنانچہ کسی نے الحمدیث مولوی سے دریافت کیا کہ امام حسین
کے نام کی سبیل لگانا کیسی ہے تو جواب دیا کہ اگر وہ سبیل امام حسین کے نام کی شرک
اکبر ہے "علیہ وسلم" وغیرہ پر حملہ اور شرک اکبر میں (ملفوظات) ملاحظہ
فرمادیں سنیوں پر جلد اول ص ۱۰۰ "مسلمک الحمدیث والوں کے نزدیک
"اس ہندوؤں سے نفرت اور مسلمانوں سے نفرت عین ایمان ہے اگر مسلمان
تیار ہویں سوئم چالیسواں حال میلاد شرب بولت یا خب قرینہ دس خرم
کو کچھ بھرا کر فتراوہ قاریب کو کھلائیں اور فاتحہ دلائیں تو الحمدیثوں کے نزدیک
کفر و شرک و بدعت ہے لیکن اہل ہندو کا پرکا ہوا کھانا تاندا دل کھانا ہندوؤں کی
مولی دیوں کی کھیلیں یا پورا کھانا بلکہ مطلق کافروں کا مال کھانا انکے وہاں جیس
ایمان و کمال معراج بلکہ دخول جنت کا سبب ہے۔ چنانچہ مولوی عبدالوہاب صاحب
نے سوال کیا کہ "اہل ہندو کی جی مولی سمٹائی اور مولی کھانا ناجائز ہے یا نہیں تو جلدیہ

مولوی نے جواب دیا کہ "اہل ہندو پر مذکورہ گناہ کر رہے ہیں چاروں دست سے ہر غلطی
قنادی ستارہ جہد اول ص ۱۰۰ "مسلمک الحمدیث والوں کے نزدیک چنانچہ کیوں نہ ہو کہ اس لیے
ان سے ٹھہری، مزید پڑھیں کسی دی محمدؐ کی نفس نے جملہ اسے سوال کیا کہ تو بدانتا
ہے کہ کافروں کا مال جس طرح ہو کھا جائے چاہے چوری سے یا بددستی سے اور
برکرت ہے کہ چوری سے نہیں بددستی سے کھانا چاہئے کسی کا قول صحیح ہے
الحمدیث مولوی نے جواب دیا "بکر کا ملاحظہ ہو فتاویٰ ستارہ جہ اول ص ۱۰۰
یعنی الحمدیثوں کے نزدیک کفار کا مال کھانا بددستی سے جائز ہے۔ لیکن چوری
سے نہیں کیونکہ چوری جیسے تو بیویوں کا مال کھاتے ہیں اور بددستی و دعوشت
کافروں کا اس لیے کہ نسبت جو انہیں سے ٹھہری، اہل بیت خرام کو جاسیہ کہ مولویوں
سے کہیں وہ ہندوؤں کے مندر اور عیسائیوں کے چرچ سے جا کو اب بھی کھاتے ہیں۔
اہل محمدؐ سے روٹی اور سر کی وال کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔

چوسبے کے رہنے سے کیا ال :- تمام فقہاء مسلمین کا اتفاق ہے کہ جو پاکوین
پاکوین میں سرگرداں ہو جائے تو کھانا پاک کی چیز
کیونکہ جو پاک ہے لیکن جھڑیوں کے نزدیک جو پاکوین میں مرنے سے تو
کھانا پاک نہیں ہوتا۔ چنانچہ کسی نے اہل جھڑیوں کے مفتی سے دریافت کیا کہ جو
کھانا میں گر کر مرنے کو لوگوں نے کہا کہ کھانا پیہ ہو گیا۔ چنانچہ کچھ ڈول بافت
نکال دیا گیا ہے۔ بتائیے کہ کھانا پیہ ہو گیا کہ نہیں تو جواب دیا کہ "کھانا میں جیہ
گر کر کر جائے تو کھانا پاک نہ ہوگا۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ ستارہ جہ اول ص ۱۰۰
جس کے ہاں کفار کا مال کھانا نہیں ایمان جو اس کے نزدیک جو پاکوین میں

حرام نہ سمجھتے۔

مرغ کی قربانی جائز ہے۔ ما حضور علیہ السلام سے پیکر تیرھویں صدی تک قربانی کا عمل نہ تو کو بیٹا ہے کہ قربانی اذیت کے لئے صلیب بکری دتیر وغیرہ کی بوقت صلی آئی لیکن چودھویں صدی میں ایک نواسدہ جماعت اجماعیت نے مرغ کی قربانی کو بھی مشائرا اسلام میں شامل کر دیا چنانچہ کسی نے اجماعیت مولوی سے مسئلہ طلب کیا کہ کیا موجودہ زمانے میں مرغ کی قربانی جائز ہے یا نہیں تو جواب مرحوم نے دیا گیا کہ شرعاً مرغ کی قربانی جائز ہے ملاحظہ ہو فتاویٰ مستار پر جلد دوم ص ۱۸۱ اگر مرغ کی ہی قربانی ہوتی تو پھر بخلاف اللہ حضور علیہ السلام اس سے گوارا ہے کیونکہ قربانی کے دن نہ حضور علیہ السلام نے مرغی ذبح کی اور نہ صحابہ کرام نے اور تابعین تبع تابعین نے، موسلمان انہیں یہ حدیث کسی ہندوؤں کی دید سے ملی ہو کیونکہ ان سے انہیں زیادہ اہمیت ہے۔

خدا حضور نظر رکھے ہر ملے سے خصوصاً دیار بیت کی اس دیار سے خدا ہر جگہ موجود نہیں ہے۔ وہی کے اسلام کا عقیدہ ہے کہ اللہ وحدہ لا شریک شہ دے کے زیادہ نزدیک اور ہماری کائنات و ماقبہا کو محیط ہے ہر ذرہ خدا فی جہاں کا ایک حصہ ہے دیکھا نہیں جاسکتا اور تمام مخلوقوں سے لطیف لطیف شئی مستہم نہیں ہوتی جیسے ہوا و زمین اسی لئے خدا کے لئے نفس کا اطلاق جمہور کے نہیں کیا جاتا اور جو اطلاق نفس خدا کے قائل ہیں وہ ہمارے قائل ہیں۔ لیکن ائمہ شیعہ کے نزدیک خدا ہر جگہ موجود و حاضر و ناظر نہیں ہے اور خدا کے لئے انہوں نے نفس

یعنی جسم نکلنا دلیل ثابت کر دیا، نیز خدا جہاں اٹھنے بیٹھنے سے پاک ہے وہاں ائمہ شیعہ کے نزدیک خدا محض عرش پر بیٹھا ہے چنانچہ کسی صاحب نے ائمہ شیعہ کے مفتی سے پوچھا کہ "زید کا قول ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے پیکر کا قول ہے کہ اللہ عرش پر موجود ہے کس کا قول غلط اور کس کا قول صحیح ہے۔" اب جواب سماعت فرمائیے فرماتے ہیں "زید کا قول غلط ہے خداوند تعالیٰ بذاتہ و بنفسہ ہر جگہ موجود نہیں بلکہ عرش پر مستوی ہے لہذا زید کا قول صحیح ہے ملاحظہ ہو فتاویٰ مستار پر جلد سوم ص ۱۸۱ مفتی اجماعیت نے زید کے قول کا خدا ہر جگہ موجود ہے اسناد لاؤ تو فرمادے کہ ہم نے نفس کو ثابت کیے ہیں تو خدا ہر جگہ موجود نہیں بلکہ وہ تو محض عرش پر بیٹھا ہے حالانکہ ان کو یہ معلوم نہیں کہ خدا اٹھنے بیٹھنے جیسے چہرے سونے اور نکلنے سے پاک ہے اور اجماعیت مفتی نے خدا کو عرش پر ہی بٹھا دیا۔

فاصلتیں و ایما اولی الایضار

غلط کعبہ سے تبرک ناجائز ہے۔ امستار مسلک حج پر جاتی ہے کعبہ کا طواف کرتی ہے اور واپسی پر غلاف کعبہ کے ٹکڑے بطور تبرک لے آتے ہیں اور اس کو ادب و احترام سے رکھتے ہیں لیکن ائمہ شیعہ کے نزدیک غلاف کعبہ کے ٹکڑے تبرک لانا اور ان کا ادب و احترام سے رکھنا بدعت و شرک ہے اللہ اکبر یہ مقلد اور مسور کی حال کیسی شخص عبد اللہ ہاجر تائی نے اہل حدیث مفتی سے دریافت کیا کہ غلاف کعبہ حبیب کہتا اور پڑھتا ہو جاتا ہے تو لوگ اس کو تبرک سمجھ کر خریدتے ہیں اور اپنے گروں کو لے جاتے ہیں پھر اس کو کوئی توابتہ مکان میں تبرک کے طور پر رکھتا ہے اور کوئی مسجد میں لٹکا دیتا ہے اور کوئی قرآن میں رکھتا ہے۔ اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے (ملاحظہ ہو) تو مفتی صاحب نے اپنے

عربوں جو آپ میں کعبہ کے احداث کو نہایت کثرت حاصل کرنا کسی توحیدی دین سے ثابت نہیں ہے یہ چیز تہذیب کا غیر مستندہ میں داخل ہے اور احداث فی الدین ہے۔ لہذا اگرچہ چل کر مزید کہتے ہیں کہ "غلات کعبہ فروخت کر کے استعمال کیا جاسکتا ہے جیسے دوسرے کپڑے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو مستاد یہ جلد سوم ص ۱۸۰

۵۔ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آری جاتی ہے، ہندہ جب دیانی ملتا ہے خباثت آری جاتی ہے۔ غلات کعبہ کو تبرکات گھروں میں لیجائے کو احداث فی الدین یعنی دین میں کسی چیز پیدا کرنا قرار دیا اور ظلم تو یہ ہے کہ غلات کعبہ کو دوسرے کپڑوں کی طرح استعمال کرنے کو جائز نہ لکھا۔ یا مصاد اللہ! اس کا مطلب یہ ہوا کہ غلات کعبہ کو مسلول یا جامد یا جہنم کی جگہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ناظرین کرام یہ ہے المحدثین کا عقیدہ اور غلات خانہ کعبہ کا ادب و احترام کہ غلات کعبہ کا جامد بناؤ اور پہنو، ان کے نزدیک یہ ادبیاں اور گستاخیاں کیوں نہ ہوں۔ غزیمت اللہ کی طرف پاؤں کر کے سونان ان کے نزدیک درست و جائز اور کعبہ کی طرف منہ کر کے اللہ کی نماز پڑھنے والا بھی ان کے نزدیک مشرک ہے تو غلات کعبہ کو ان کے نزدیک و حقوق یا جامد بنا کر کہیں ان کے نزدیک عین ایمان کیوں کر نہیں ہو سکتا۔ چوں کہ کفر از کعبہ بہر خیر نہ کیا مانند مسلمانوں المحدثین عبد الباقی نام رکھنا مشرک ہے۔ پاکستان و ہندوستان میں کروڑوں مسلمان ہیں جن کے نام عبد الباقی، عبد الرسول و غیرہ ہیں لیکن المحدثین کے ایسے نام رکھنا مشرک ہے چنانچہ کسی صاحب نے المحدثین کے حقیقی اعظم سے سوال کیا کہ

کیا شرعاً یہ نام درست ہیں، مثلاً نعمت علی، رحمت علی، طفیل محمد، نور محمد، احمد عبد الباقی، غلام رسول وغیرہ، تو المحدثین مولوی نے اپنے طویل جواب میں ایک طویل فہرست دے دی کہ یہ نام مشرک ہے جواب ملاحظہ ہو "اسمائے مذکورہ مشرک و نادرست ہیں بعض تذکرہ نفس اور بعض میں شرک کی تصریح و تلوین ہے۔ بعض سرخ مشرک ہیں، بعض مشابہ مشرک یہ وطن علی، کرم علی، فیض علی فیض فیض محمد ظفر عباس، غلام احمد، فیض احمد، فخر الدین، قطب الدین، عی الدین، عظیم الدین، شمس الدین، قمر الدین، نجم الدین، غیاث الدین، اللہ دین، عبداللہ، عبد الباقی، غلام محمد، غلام نبی، غلام عی الدین الدین، غلام جیلانی، علی بخش، حسین بخش، پیر بخش، غلام معین الدین، یار لکھنویوں کے نام امہ الرسول امہ حبیبہ، غلام فاطمہ، کنیز خاطر وغیرہ نام۔ دیکھتے رکھتے فرمائے ناجائز و نادرست ہیں۔" ملاحظہ ہو فتاویٰ مستاد یہ ص ۱۵۰ جلد اول ناظرین ملاحظہ فرمایا آپ نے کروڑوں مسلمان ایسے ہیں جن کے یہ مذکورہ نام بیوں کے لیکن المحدثین کے نزدیک ان ناموں والے افراد سب کے سب کافر مظہرے ظلم بالائے ظلم یہ کہ المحدثین اور امۃ الحبیب جیسے ناموں کو بھی ناجائز قرار دیا حالانکہ اللہ دین تو کم از کم جائز کر دیتے اور امۃ الحبیب جنہوں کو کم علی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے ایک بیوی کا نام ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ تھیں، ابن المحدثین کو دستور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی کے نام کو ناجائز و نادرست قرار دیتے ہوئے شرم ہی نہ آئے اور ان المحدثین کے مولویوں کے ناموں کی طرف تو مدعی جانتے تو ایسے ایسے غلط نام سامنے کرتے ہیں کہ الامان والحق فیہ! سنیں اور دیکھنے کے۔

مچھری میل ہوں رکھیں اور الٹی آؤ بھگت کریں مقام حیف ہے۔

سٹی عوام کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے چلنے والے جو اب الحمد للہ لوگ بدعتی کا
لفظ بولتے ہیں یہ لفظ اپنے اندر ایک وسیع معنی رکھتا ہے بدعتی کا مفہوم یہ ہے کہ
ہمیں مکمل کھلا یہ لوگ کا فرض ہے کہ اور جتنی کہتے ہیں یہ کتنی ستم خیز ہے کہ جو
جماعت جو فرقہ قرون اولیٰ سے چلا آ رہا ہے اس کو یہ توڑا پھینکا جماعت سماج
الجمہوریت جس کی کل عمر ابھی ساٹھ سال ہوئی ہے کفر و شرک کے فتوؤں سے تواتر ہے
اور اپنے عقائد فاسدہ سے اس طرح فطرس بچا کر عین صیح گردانتی ہے جس طرح
ختم نبی کو اپنی گردن نظر نہیں آتی مذکورہ عقائد فاسدہ سے جو آپ کو روشناس
کرایا گیا ہے یہ سب کے سب اپنی الہمدیشوں کی کتابوں سے ماخوذ ہیں لیکن رہائے
کے منظر عام پر آئے ہیں یہ لوگ اپنے ان عقائد خلیفہ خمس العین سے ایسے پہلو ہوسے
کر چکے جیسے گدھے کے سر سے سینگ اڑ گئے ہوں ان الہمدیشوں کے لئے صرف یہی پیغام
کہ وہ دہائی ہے چاہیں اسے حق مانستے ہیں۔

جسے چاہئے خطا کر دانتے ہیں۔

سالم باہتی اور اونٹ بڑھکل کر : وہ پیٹھے مچھروں کو چھانتے ہیں۔
بڑھ بھوڑے سے اب کمر انصاف آئیے : انکار ہی رہے گا مری جان کیے تنگ

۲۳

یہ قسمہ لطیف ابھی نامتناہی ہے جو کچھ بیان ہوا ہے وہ آغاز باب

